حکمرانو! قوم کی تباہی کا سبب نہ بنو

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ حنفیہ

واذا اردنا ان نھلك قریة امرنامترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنھا تدمیرا (الاسراء آیت نمبر ۱۶)

اور جب ہم نے ارادہ کیا کہ کسی بستی والوں کو ہلاک کریں تو ہم نے اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے نافرمانی کی پس ثابت ہوگئی اس پر بات تو ہم نے اس کو ہلاک کر دیا ہلاک کر دینا۔ جب بھی کوئی قوم اجتماعی طور پر اپنی بداعمالیوں میں حد سے گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی بداعمالی کی وجہ سے اچانک ہلاک نہیں کرتے۔ بلکہ پہلے ان لوگوں پر اتمام حجت کیا جاتا ہے کہ تمام لوگوں کو عموماً اور حکمران اور بااثر لوگوں کو خصوصاً اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہ کیا جاتا ہے کیونکہ الناس علی دین ملوکھم کے اصول پر رہتے ہوئے جمہور ایسے ہوتے ہیں کہ جو بااثر طبقہ یا اپنے حکمرانوں کے اعمال کے اثر کو قبول کر لیتے ہیں جب بڑے لوگ بھی فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ گناہ اس قدر عام ہو جائے کہ پھر گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا اور جب کوئی قوم ایسی حالت کو پہنچ جاتی ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے اور چشم کائنات نے یہ نظارہ روز اول سے آج تک کئی مرتبہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ صمدی میں فیصلے ہوتے کوئی دیر نہیں لگتی اور نہ ہی کوئی رکاوٹ ہوتی ہے بلکہ جب مالک الملک کسی قوم کی تباہی کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کسی کا اقتدار، دولت، کثرت افواج، قوت اور مضبوط اجسام بھی ڈھال کا کام نہیں دیتے۔ اس لئے حکمران اور بااثر لوگوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو کتاب وسنت کے سانچے میں ڈالیں تاکہ دوسرے لوگوں کیلئے مشعل راہ ہوں نہ کہ ان کی گمراہی کا سبب بنیں۔ مگر کس قدر افسوس ہے کہ جہاں آج ہمارا معاشرہ مختلف برائیوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ قوم اجتماعی طور پر بداعمالی کے اندھے کنویں کی عمیق گہرائیوں میں گرتی جا رہی ہے۔ قوم اخلاقی طور پر بانجھ ہو چکی ہے۔ نوجوان گلی کوچوں اور چوکوں چوراہوں میں جس قدر لچر پن اور بیہودگی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ معاشرے کی مردہ ضمیری کی چغلی کھاتے ہیں کہ قوم کی اکثریت نفس امارہ کی درندگی کا شکار ہو چکی ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر افسوس ناک اور سوہان روح یہ بات ہے کہ ارباب اقتدار کے اقدامات ان تمام برائیوں کے لئے مہمیز کا کام دے رہے ہیں دفاتر، سرکاری (اور اب ان کی دیکھا دیکھی) غیر سرکاری اداروں میں بھی مرد و زن کے مخلوط رہن سہن اور حکومت کے حالیہ اعلانات کہ جس میں عورت کو گھر کی چار دیواری سے نکال کو چوکوں اور چوراہوں (دفاتر و اسمبلیوں) میں شوپیس بنانے کے عزائم کا اظہار کیا گیا ہے۔ شریف اور خاندانی لوگوں کیلئے ایک دھچکہ ہے۔ اور پھر اس دور میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا جس مذموم کردار کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ وہ بھی انتہائی قابل مذمت ہے اور اب تو ہمارا ٹی وی اس حد تک مشرف با آزادی ہو چکا ہے کہ کھلے عام عورتوں اور مردوں کو بوس و کنار کرتے دکھاتا ہوا ذرا برابر ندامت محسوس نہیں کرتا اور پھر اخبارات بھی اس دوڑ میں اس حد تک آگے جا چکے ہیں کہ یہ اخبارات اب گھر کی چار دیواری میں داخل کرنے کے بھی قابل نہیں رہے۔ ابھی حالیہ دنوں میں بسنت بہار کے نام پر جس طوفان بدتمیزی و بے غیرتی کا مظاہر کیا گیا ہے اور اخبارات نے جس طرح ان خبروں کو مختلف انداز میں رپورٹ کر کے اور تصاویر شائع کر کے قوم کو برائی کی راہ دکھائی ہے اور بعض اخبارات نے باقاعدہ بے حیائی کی محفلیں منعقد کی ہیں وہ پاکستان کے اسلام پسند اور دیندار لوگوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی سے کم نہیں۔ غور فرمایئے اے ارباب اختیار و اقتدار اور مالکان و مدیران اخبارات ورسائل کہ اپنے احکام اور قلم و قرطاس کو بے حیائی و بے غیرتی کے فروغ کیلئے استعمال کرنے سے بچایئے کہ آپ پر پوری قوم کا گناہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان بھی سن لیجیے: ان بطش ربک لشدید جب عرش والے کی پکڑ آجاتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت بچانے کی ہمت نہیں کر سکتی۔ اس لئے آیئے پلٹ آیئے واپس آجایئے کہ ابھی وقت ہے قوم کی صحیح راہنمائی کیجئے۔ صاحبان اقتدار ثقافت کے نام پر قوم کو بے غیرت نہ بنائیں اور صحافت کے علمبرداران رپورٹنگ کے نام پر قوم کے جذبات کو برائی کی طرف مائل نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرم و حیا جیسی عظیم نعمت سے مالا مال فرمائے کہ:

الحیاء شعبة من الایمان

کوئی مانے نہ مانے جانے جہاں اختیار ہے
ہم تو نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں